اسوۂ صحابہؓ کی روشنی میں ذات پات کے اسی جاہلی تصور کا تجزیہ کیا ہے۔ معاشرتی رویوں اور شادی بیاہ کے معاملات میں خاندانی امتیازات اور بے جا قسم کے تفوق اور برتری کے جھوٹے معیارات' طرح طرح کے فتنہ و فساد' جھگڑوں اور مقدموں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ حقیقی اسلامی تصورات اور ہمارے خود ساختہ معیارات میں بعدالمشرقین ہے اور ہم ذہنی و فکری اور معاشرتی و تمدنی اعتبار سے ابھی بہت کچھ اصلاح و ہدایت کے محتاج ہیں۔ زیر بحث موضوع پر پروفیسر موصوف نے جو کاوش و عرق ریزی کی ہے وہ ان کے دلی اضطراب' دردمندی اور شدید اصلاحی جذبے کی غماز ہے۔ انھوں نے اپنے موقف کے حق میں جو تفصیلی شواہد مہیا کیے ہیں' وہ بہت مسکت' مستند اور جامع و مانع ہیں کیونکہ انھوں نے ذات پات اور نسلی اور نسبی تفریق کے موضوع پر مختلف مکاتب فکر کے نامور مفسرین' محدثین اور علماے کرام نیز زمانۂ حاضر کے بعض دانش وروں کی آرا جمع کر دی ہیں (د - ہ)۔

اسلام کی عادلانہ اقتصادی تعلیمات' محمد طاسین۔ ناشر: مجلس علمی فاؤنڈیشن' شعبہ اقتصادیات' المدینہ گارڈن' جمشید روڈ نمبر ۲' کراچی۔

مولانا محمد طاسین اسلامی معیشت کے مختلف پہلوؤں پر کئی کتب اور مقالات لکھ چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں مولانا نے اس بات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام جس عادلانہ نظام معیشت کو پیش کرتا ہے اس کا ایک دائرہ تو وہ ہے جس میں افراد اپنی اخلاقی تربیت اور حسن سلوک کے ذریعے معاشی فرق و امتیاز کو مٹانے اور پس ماندہ طبقات کو اٹھانے کے لیے سعی و جہد کرتے ہیں' اور دوسرا اہم شعبہ وہ ہے جس میں حکومت و ریاست اپنے اختیارات کو بروئے کار لا کر قانون سازی کے ذریعے ظلم و استحصال کا خاتمہ کرتی ہے۔ مصنف نے ایسے بارہ اقدامات کی نشان دہی کی ہے جن کے ذریعے اسلامی ریاست' معاشی عدل کا قیام عمل میں لاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر لوگوں کو کسب معاش کی جدوجہد پر لگانا' معاشی جدوجہد کے مواقع مہیا کرنا' کام کرنے والوں کے لیے مناسب معاوضے کا انتظام' صرف جائز حق ملکیت کا تحفظ' اور اس کے انتقال کی اجازت' تبادلہ اشیا و خدمات کے لیے حقیقی رضامندی کو لازمی شرط قرار دینا' انفاق کا فروغ لیکن بخل کی طرح اسراف و تبذیر کی بھی بیخ کنی' معیار معیشت میں سادگی اور بے جا امتیازات کا خاتمہ' محتاج و مساکین کی معاشی کفالت کا اہتمام' نظام زکوٰۃ کا موثر نفاذ' قانون وراثت' وصیت اور نفقات پر عمل درآمد وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ مذکورہ بالا خطوط پر نظام معیشت کو استوار کرنے سے ایک مثالی' متوازن اور خوش حال معاشرہ وجود میں آسکتا ہے' لیکن یہ انقلابی کام وہی حکومت انجام دے سکتی ہے جو حقیقی معنوں میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی مطیع فرمان ہو اور جس کی نگاہ میں اسلامی نظام حیات کا قیام و نفاذ اس کی